



سوال

(11) غیر مسلم مردہ مسلم قبرستان میں دفنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گورغریباں مسلمانوں کا جو سیکڑوں برس سے قائم ہے اور برابر اس میت میں مسلمانوں کی دفن ہوا کرتی ہے بالفعل ایک مردہ غیر مسلم کا ہاتھ پیر باندھ کر ایک گڑھا کھود کر اس گورستان قدیم میں بیٹھا کر مٹی سے ڈھانک دیا اور باوجود منع کرنے کے عام مسلمانوں کے زبردستی سے ایک مسلمان اہل دول نے جو کیا جائز کیا یا ناجائز کیا تو قابل ملامت ہے یا نہیں؟ اور سلف سے کیا انتظام گورستان کا چلا آتا ہے عام گورستان مسلمانوں کا غیر مسلمانوں کا علیحدہ علیحدہ رکھا گیا یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم اللہ جاننا چاہیے کہ مسلمانوں کے مقبروں میں کفار و مشرکین کو دفن کرنا حرام ہے، اہر گز جائز نہیں ہے اور اس فعل میں اموات مسلمین کے ساتھ بے حرمتی کرنا ہے جس مسلمان نے ایسا فعل کیا ہے اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا اس کو تو لازم ہے اموات مشرکین و کفار کو مقابر مسلمین میں دفن کرنے کی دلیل حرمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اموات مسلمین کی زیارت کا حکم دے دیا ہے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کرنے کو منع فرمایا ہے اور اللہ پاک نے مشرکین کی قبر کے پاس کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبور سے جلد گزرنے کا حکم دیا ہے اور تاکید کیا ہے کہ ذرا بھی وہاں مت ٹھہرو پھر جب اختلاط قبور مسلمین و مشرکین کا ہوگا تو مسلمانان کیونکر اموات مسلمانوں کی زیارت کریں گے اور کیونکر ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوں گے کیونکہ جب مسلمانوں کی قبر کے پاس کھڑے ہونگے تو باعث اختلاط قبور مشرکین کے مشرکین کی قبر پاس بھی کھڑا ہونا لازم آوے گا۔ اور شریعت نے حکم دیا ہے کہ تم مشرکین کی قبر کے پاس سے بھاگو۔ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے لَا تُضَلُّ عَلٰی اَھْلِ قَبْرِہُمْ تَاتِ اَبْدًا وَلَا تَقْرَمُ عَلٰی قَبْرِہِ " یعنی جو کوئی ان منافقین مشرکین سے مر جاوے ان پر نماز نہ پڑھیے اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ کھڑے ہوئے ان کی قبر کے پاس و اخرج الترمذی من حدیث عمر بن الخطاب فما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولاقام علی قبرہ حتی قبضتہ اللہ تعالیٰ

یعنی جب آیت اتری اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق میت کی نماز نہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

وقال العلامة جلال الدین الموسوی فی کتاب الاکلیل فی استنباط آیات الترمذی: قوله تعالیٰ لَا تُضَلُّ عَلٰی اَھْلِ قَبْرِہُمْ تَاتِ اَبْدًا " فیہ تحریم الصلوٰۃ علی الکفار والوقوف علی قبرہ انتہی

اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ جب اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حجر یعنی دیار شہود کے پاس پہنچے جہاں پر قوم شہود گڑھی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا تم لوگ قوم شہود کی قبروں کے پاس مت جاؤ اور خود رسول اللہ ﷺ وہاں پر سے بہت تیز گزرتے



اخرج البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صحابہ یعنی لا صلوا بجزیر دیار شوم ولا بجزیر غلوا علی حذواء العذین الا ان یخونوا بائین فان لم یخونوا بائین فلا یخونوا علیہم لا یصیبکم ما اصابہم و فی روایہ : قال لما مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجزیر قال لا یخونوا مساکن الذین ظلموا انفسکم ما اصابہم الا ان یخونوا بائین ثم قبح راسه واسرع السیر حتی اجاز الودی بانحی

اور حافظ عبدالعزیز منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں باب باندھا ہے کہ ظالمین یعنی مشرکین و کفار کی قبور کے پاس سے گزر جانے میں خوف کرنا چاہیے اور تمیز چلنا چاہیے اور یہی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس باب میں لائے ہیں وہذہ عبارتہ : الترہیب من المرور بقبور الظالمین انتہی

اور قدیم الایام رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک سے اس وقت تک یہی دستور و عمل رہا کہ مسلمانوں کا مقبرہ مسلمانوں کے مقبرہ سے علاحدہ رہے کیونکہ شارع نے اموات مسلمین کے احترام کرنے کا حکم دیا ہے اور اموات کفار کا کچھ بھی احترام نہیں ہے، امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب منعقد کیا ہے (باب بل ینبش قبور مشرکی الجاہلیۃ وہتجزمکانہا مساجد) اور اس باب میں حدیث قصہ بناء مسجد نبوی کالائے ہیں اس جملہ اخیرہ یہ ہے کہ : قال انس فکان فیہ ما قول لکم قبور لمشرکین فنبشت ثم بالجزیر فسویت ___ الحدیث

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ قبور مشرکین کے ساتھ کچھ بھی احترام نہیں ہے بلکہ وقت ضرورت کے مشرکین کی قبر کو اکھاڑ کر زمین کو برابر کر دینا جائز ہے اور صحیح بخاری کے باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہم میں ہے : قل یستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لی فاذقونی والا فردونی الی مقابر المسلمین انتہی

اس روایت سے مقابر مسلمین کا علیحدہ ہونا ثابت ہوا، واللہ اعلم بالصواب حرره العبد الضعیف الفقیر الی اللہ تعالیٰ ابو طیب محمد شمس الحق عفی عنہ فی رمضان 1328ھ
حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص 130

محدث فتویٰ